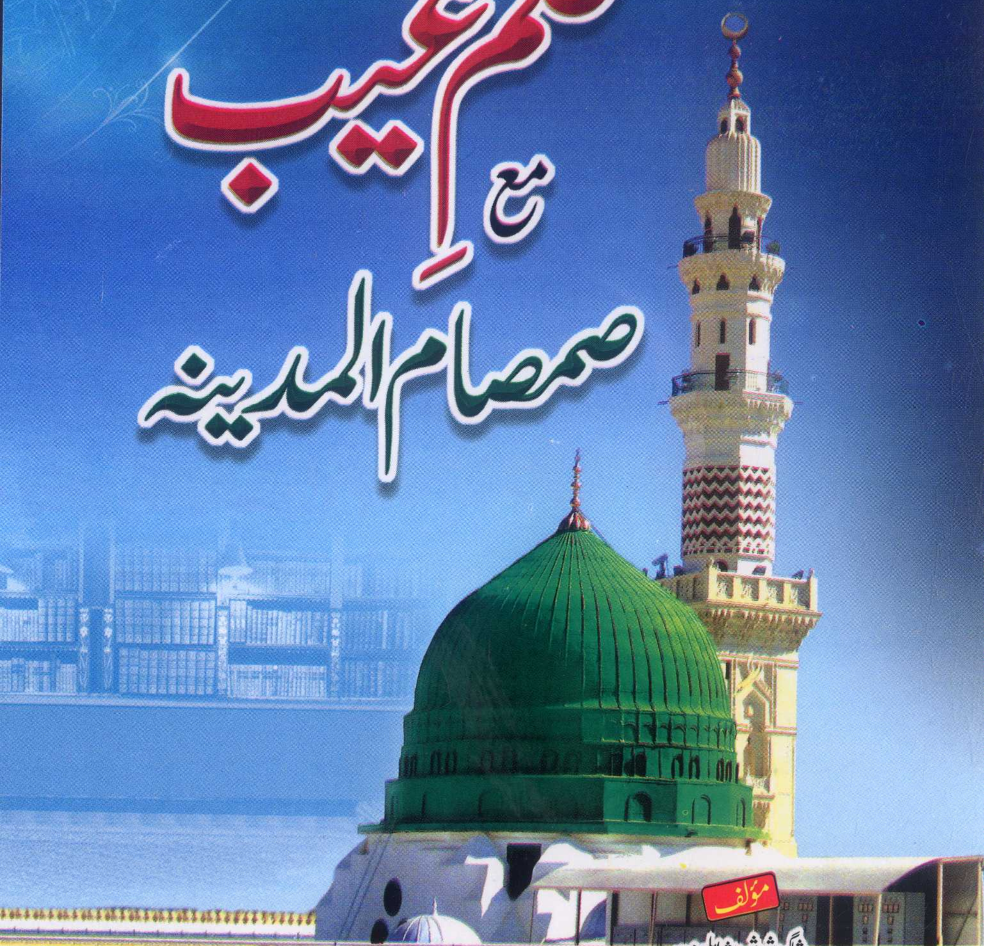
علم غیب

مع

صمصام المدینہ



مؤلف

شاگردِ رشید شیر بیشۂ اہلسنت

حضرت علامہ مولانا

مفتی ابو طاہر محمد طیب صدیقی دانا پوری

ثم پیلی بھیتی سابق مفتی ریاست جاورہ رطلام مدھیہ پردیش

مکتبہ نورِ بصیرت

یہ مبارک فتویٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے عالمِ ماکان و مایکون اور ملکوت السماوات و الارض کے شاہد ہونے پر جامع و مختصر ہے مگر منکرین علمِ غیب رسول کے لیے سینے میں پیوست ہو جانے والا خنجر ہے اور اہل سنت و جماعت کے لیے بحمد اللہ تعالیٰ سرورِ دل اور نورِ بصر ہے۔

مسمیٰ بنام تاریخی...... درز برو بینہ

علم غیب

13 ھ 65

مؤلف

حضرت علامہ مولانا مفتی **ابو طاہر محمد طیب صدیقی** داناپوری رحمۃ اللہ علیہ
ثم پیلی بھیتی مفتیٔ جاورہ رتلام ایم، پی
(شاگردِ رشید حضرت شیر بیشۂ اہل سنت)

مرتب: مولانا محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

تصحیح و تخریج: میثم عباس قادری رضوی

مکتبہ نورِ بصیرت، کراچی

نام کتاب ---- ۱- ''علم غیب''

۲-''صمصام المدینہ

مصنفِ ---- حضرت ابوطاہر محمد طیب صدیقی داناپوری رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وتخریج ---- میثم عباس قادری رضوی

صفحات ---- 48

اشاعت ---- اپریل 2014ء مطابق جمادی الآخر 1435ھ

ہدیہ ---- Rs. 40/-

کمپوزنگ ---- محمد طیب

مکتبہ نورِ بصیرت، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

عرض مرتب

قارئین کرام فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ کے قلمی وعلمی سرمایہ کی تلاش وجستجو میں لگا ہوا ہے اسی طرح اس کو مناسب تلخیص وتسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزار کر اس کی نشرو اشاعت میں بھی مصروف ہے حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے بالخصوص ایسی شکل میں کہ آپ کے فرزندگان وتلامذہ سے لے کر مریدین تک کسی کی بھی کوئی توجہ نہیں حتیٰ کہ بعض مریدین کو جب ہم نے اس طرف متوجہ کیا اور اس اہم خدمت کی دعوت دی تو انہوں نے ایسی بے توجہی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی ہم ان سے توقع بھی نہیں کر سکتے تھے مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ خاصی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے کئی رسائل وفتاویٰ اور پمفلٹ وہینڈ بل شائع کیے جا چکے ہیں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

زیرِ نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے عالمِ ماکان و ما یکون اور ملکوت السماوات و الارض کے شاہد ہونے کا جامع بیان ہے لیجئے پڑھیے اور قدم قدم پر احقاقِ حق وابطالِ باطل کا جلوہ دیکھیے۔

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۷۸۶
۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں زید کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو علمِ غیب نہ تھا اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں اور زید کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: برکت علی ارائیں ساکن پھریانوالہ ڈاکخانہ شرق پور ضلع شیخوپورہ۔

الجواب

(علمِ غیب عطائی کا قرآن پاک سے ثبوت)

علم یقیناً ان صفات میں سے ہے جن کا دوسروں کو دیا جانا بداہتِ عقل کے علاوہ قرآنِ عظیم سے بھی ثابت ہے۔ قَالَ تَعَالیٰ: وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (پارہ:۱، سورۂ بقرہ، آیت:۳۱) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام کو جمیع اشیاء کے سارے نام تعلیم فرمادیئے۔ وَ قَالَ تَعَالیٰ: وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ (پارہ:۱۵، سورۂ کہف، آیت:۶۵) ''ہم نے خضر علیہ السلام کو علم لدنی عطا فرمایا۔'' وَ قَالَ تَعَالیٰ حَاكِيًا عَنْ يُوْسُفَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ: اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ (پارہ:۱۳، سورۂ یوسف، آیت:۵۵) ''بے شک میں علم والا نگہبان ہوں۔'' ان آیاتِ کریمہ سے عبارۃً واشارۃً علم کی دو قسمیں ہوگئیں۔(۱) ذاتی (۲) عطائی۔

پھر جو علم صفاتِ باری تعالیٰ سے ہے وہ ذاتی ہے عطائی نہیں اگر علمِ عطائی خدا کی صفت مانا جائے تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا سے بھی بڑی کوئی ہستی ہے جس نے خدا کو علم دیا اور یہ صریح کفر و ارتداد ہے تو علمِ عطائی صرف یہی نہیں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں بلکہ علمِ عطائی غیب کا ہو یا شہادت کا وہ اللہ عزوجل کی ہرگز صفت ہی نہیں بلکہ علمِ عطائی غیب کا ہو یا شہادت کا اللہ عزوجل کے لیے ہرگز ممکن ہی نہیں تو اللہ عزوجل کا

علمِ غیب ہو یا علمِ شہادت اس کی جمیع صفاتِ مقدسہ کی طرح ذاتی مقتضائے ذاتِ باری تعالیٰ واجب الذات الواجب الوجود جلّ مجدہٗ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس ذاتی صفتِ علم میں سے غیر خدا کے لیے ایک ذرے کے برابر بھی علم ماننے والا کافر و مشرک ہے۔ فقہائے کرام رضی اللہ عنھم مثل ''قاضی خان'' وصاحبِ ''بحر الرائق'' وغیرہ نے اسی علم کو غیر خدا کے لیے ماننا کفر لکھا۔ اگر یہ نہ تسلیم کیا جائے تو حضراتِ عالیات پر جہالت بالقرآن بلکہ کفر وارتداد کا زبردست الزام عائد ہوگا اور قرآن پاک میں بھی جہاں کہیں علم غیب کی نفی کی گئی ہے مثلاً و عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ (پارہ:۷، سورۂ انعام، آیت:۵۹) اور وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ (پارہ:۲۵، سورۂ زخرف، آیت:۸۵) الخ اور لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (پارہ:۱۴، سورۂ نحل، آیت:۷۷) اِلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَات۔ ان سب سے ذاتی علمِ غیب ہی مراد ہے اہلِ سنت کا ایمان ہے کہ اس ذاتی علمِ غیب میں سے ایک ذرے کے برابر بھی غیر خدا کے لیے ماننے والا مشرک ہے۔ باقی رہا عطائی علمِ غیب تو یہ مخلوقات ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس عطائی علمِ غیب میں سے ایک ذرے کے برابر علم غیب خدا کے لیے ثابت کرنا اور اس کو بھی خدا کے ساتھ خاص کہنا بلکہ خدا کی صفت ہی بتانا بلکہ خدا کے لیے عطائی علمِ غیب کو ممکن ہی ٹھہرانا قطعاً یقیناً اجماعاً کفر وارتداد ہے۔

جبکہ عطائی علم غیب کا ثبوت اللہ عزوجل کے لیے عقلاً وشرعاً ہر طرح قطعاً یقیناً مُحال بالذات ہے۔ تو دو چار نصوص نہیں بلکہ قرآنِ عظیم وحدیثِ کریم واقوالِ ائمۂ دین میں اگر سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں نصوصِ قطعیہ بھی اس مضمون پر آ جائیں کہ علمِ غیب اللہ تبارك و تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص ہے تو ان سب سے قطعاً وہی علمِ غیب مراد ہوگا جو اللہ جل جلالہٗ کی صفت ہے اور وہ نہیں مگر ذاتی فللہ الحمد البتہ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اللہ عزوجل کی بارگاہ سے غیب کا علمِ یقینی اصالۃً عطا ہونا مخلوقاتِ الٰہی میں سے صرف حضرات انبیاء ومرسلین علیھم الصلوٰۃ و السلام کے ساتھ خاص ہے اولیاء ان کے طفیلی ہیں اور تمام انبیاء میں سب سے افضل سب سے اعلیٰ سب سے برتر سب سے

بالا ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ذاتِ پاک ہے سارے انبیاء کرام و رُسل عظام علیہم الصلوٰۃ و السلام کی ذات پاک ہے سارے انبیاء کرام و رُسل عظام علیہم الصلوٰۃ و السلام کو جو کچھ فضل و کمال یا معجزہ الگ الگ ملا وہ سب کچھ ہمارے مالک و مولیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک میں جمع فرما دیا گیا۔

لِكُلِّ نَبِی فِی الْاَنَامِ فَضِيلَةٌ وَ جُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ وَ
كُلِّ اى الىّ الرسول الكرام بِهَا فَاِنَّمَا التصلة مِنْ
نُوْرِهٖ بِهِمْ۔

اس عطائی علم غیب سے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو نوازا یا نہیں؟ اس کا جواب ہے کہ جب بحمدہٖ تعالیٰ ہم مسلمان ہیں اور قرآنِ عظیم کے حرف حرف پر ہمارا ایمان ہے تو ہمیں قرآنِ عظیم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہئے اور اسی سے اس مسئلہ کا حل طلب کرنا چاہئے تو قرآن عظیم جواب دے گا:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ
مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پارہ: ۴، سورۂ آل عمران، آیت: ۱۷۹)

یعنی ”اللہ تعالیٰ اس لیے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چن لیتا ہے۔“

وَلٰكِنَّ استدراک یعنی کلامِ سابق سے جو وہم پیدا ہوا اس کے دِفاع کے لیے آتا ہے اور یہ دو متغائر جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے جملے سے وہم پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا علمِ غیب رسولوں کو بھی عطا نہیں فرمایا اس وہم کو دور کرنے کے لیے وَلٰكِنَّ آیا ہے یعنی تمہارے دل میں اس بات کا وہم و گمان بھی نہ ہو کہ اللہ اپنے علمِ غیب پر رسولوں کو اطلاع نہیں دیتا اس نحو کے قاعدے سے ثابت ہوا کہ رسولوں کو علمِ غیب عطا نہ فرمانے کا خیال نرا وہم باطل ہے اور فرماتا ہے تبارك و تعالیٰ:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پارہ:۲۹،سورۂ جن،آیت:۲۶)

''اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔''

اور فرماتا ہے عزوجل:

وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ (پارہ:۳۰،سورۂ التکویر،آیت:۲۴)

''اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔''

''تفسیر خازن'' و ''تفسیر معالم'' میں اس آیتِ کریمہ کے ماتحت فرماتے ہیں:

یَقُوْلُ اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَأْتِیْهِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا یَبْخَلُ بِهٖ عَلَیْکُمْ بل یعلمکم۔

یعنی: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بُخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی علم غیب بتاتے ہیں۔''

وَلَوْ کَرِهَ الدیوبندیون المرتدون۔

امام قاضی عیاض ''شفا شریف'' میں اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح ''نسیم الریاض'' میں فرماتے ہیں:

(هٰذه المعجزات) فی اطلاعه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و علٰی آله وسلم علی الغیب (معلومة علی القطع) بحیث لا یمکن انکارها او التردد فیها لاحد من العقلاء (لکثرة رواتها و اتفاق معانیها علی الاطلاع علی الغیب) و هٰذه لا ینافی الآیات الدلالة انه لا یعلم الغیب الا اللّٰه و قوله وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ

الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚ فان المنفی علمه من غیر واسطة و اما اطلاعه صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله و سلم باعلام الله تعالیٰ فامر محقق لقوله تعالیٰ:
فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
(پارہ:۲۹،سورۂ جن،آیت:۲۶)

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کا معجزۂ علم غیب ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں حدیثیں بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیے علمِ غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ خلاف نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اسی طرح آیت وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۚ (پارہ:۹،سورۂ الاعراف،آیت:۱۸۸)
کہ ''میں اگر غیب جانتا تو بہت بھلائی جمع کر لیتا'' کیونکہ ان آیتوں میں بلاواسطہ علمِ غیب کی نفی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم دینے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو علمِ غیب ملنا تو یقینی بات ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔''

ان نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم سے اس عطائی علم کا انکار کرنا آیاتِ قرآنیہ کا انکار ہے اور آیاتِ قرآنیہ کا انکار یقیناً کفر وارتداد ہے یعنی جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے عطائی علم غیب کا انکار کرے یا اس کو کفر کہے تو وہ قرآنِ عظیم کا انکار کر کے

مرتد ہو گیا اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ والعیاذ باللہ العزیز القادر۔

دیوبندی مولویوں کا علم غیب مصطفی سے کھلا انکار

چنانچہ مبلغِ وہابیہ امام الخوارج ملکی شیخ جی عبدالشکور کاکوروی نے "مباحثۂ مونگیر" میں اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" صفحہ ۹ر والی کفری عبارت کی تاویل کرتے ہوئے کہا۔ "رسول خدا صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے جو مانے اس کو منع کرتے ہیں" اور مادرِ دیوبندیت کا نوزائیدہ پسرِ بقول شخصی پدر اگر نتواند پسر تمام کند مسمی نور محمد قلعہ بدار سنگ "صاعقۃ الرحمان" صفحہ ۱۳ر پر لکھتا ہے۔ "بے شک رسول اللہ صلعم کو عالم الغیب عطائی ماننا بھی کفر ہے۔" ان دیابنہ ملاعنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے عطائی علم غیب سے بھی مطلقاً انکار کر کے قرآن عظیم کی تعلیم کو معاذ اللہ کفر بتادیا تو اب ان کے پیچھے نماز کیسی، ان سے سلام کلام، میل جول سب حرام ہے ان پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے۔ اگر سلطنتِ اسلامی میں ایسے لوگ پائے جائیں تو سلطانِ اسلام پر ان کا قتل بحکم شریعتِ مطہرہ واجب ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے اور اپنے پیشواؤں کی بے جا حمایت کرتے ہوئے دیوبندیوں نے وہ کفریات بکے نہ صرف بکے بلکہ لکھ کر چھاپے اور شائع کیے کہ شیطان لعین بھی کاندھا ٹیک گیا۔ اسی اشرفعلی تھانوی نے "حفظ الایمان" صفحہ ۹ر پر واشگاف بک دیا کہ "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض علم غیب ہے یا کل علم غیب۔ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان صفحہ ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ ۱۳ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، ملتان)

اس عبارت میں اشرفعلی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علم غیب کو ایرے غیرے نتھو خیرے اور بچے پاگل اور تمام جانوروں درندوں کی طرح کہہ دیا معاذ اللہ من الخبث و الخبائث انہیں دیوبندیوں کا ایک پیشوا ''براہین قاطعہ'' صفحہ ۵۱ پر لکھتا ہے کہ ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔'' (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی)

یعنی ابلیس اور ملک الموت کے لیے وسیع اور زائد علم بتایا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے لیے وسیع علم ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ یعنی گنگوہی و انبیٹھی کے دھرم میں شیطان و ملک الموت کے واسطے جو شخص وسیع اور زائد علم مانے وہ مسلمان ہے اور اس کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے لیے جو شخص وسیع اور زائد علم مانے وہ کافر و مشرک ہے اور ایسا بے ایمان ہے کہ اس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں اور اس کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور جس وسعتِ علم کو شیطان کے لیے مانا اور اس پر نص ہونا بیان کیا اسی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے لیے شرک بتایا تو شیطان کو خدا کا شریک جانا اور اس کے شریک الٰہی ہونے کو آیت و حدیث سے ثابت کہا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یہ ہے توحید و سنت کی اشاعت؟ یہ اشاعۃ الدیوبندیۃ و الابلیسیۃ ہوئی یا اشاعۃ التوحید والسنۃ؟ غرض ان عبارات کا بارگاہِ رسالت میں سخت شدید گستاخی اور نہایت گندی گالی ہونا آفتاب وسط السماء سے زیادہ روشن و آشکار ہے اور جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی شانِ مبارک میں گستاخی کرے اس کا کافر و مرتد ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ خود اللہ تبارك و تعالیٰ فرماتا ہے:

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و

الاخرۃ واعدلھم عذاباً مھینا۔

(پارہ:۲۲،سورۂ احزاب،آیت:۵۷)

یعنی ''بے شک جو لوگ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (شفا شریف) میں فرماتے ہیں:

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کافر و من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس پر مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی یقینا کافر ہے۔'' والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اللہ نے اپنے رسول کو کتنا علم دیا؟

یہ تو ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا گیا۔ اب کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو یہ کہ وہ علم کتنا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ جانے اللہ کا رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ علی آلہ وسلم) دینے والا جانے کہ اس نے کتنا دیا اور لینے والا جانے کہ اسے کتنا ملا۔ مگر احادیثِ کریمہ اور اقوالِ علما کو دیکھا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اولین و آخرین کا علم دیا عرش تا فرش شرق تا غرب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دکھایا ملکوت السمٰوٰت و الارض کا شاہد بنایا۔ روزِ اوّل سے آخر تک کا سب ما کان و ما یکون انہیں بتایا۔ اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ

وسلم کا علم ان سب کو محیط ہو گیا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر رطب و یابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہٖ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم و اھل النار منازلھم۔

(مشکوٰۃ بحوالہ بخاری شریف باب بدء الخلق صفحہ ۵۰۶)

''ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا حال بیان فرما دیا۔''

امام اجل بدر الدین محمود عینی حنفی ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتھائھا و فی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ۔

''یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے ایک ہی مجلس میں اول سے آخر تک کی تمام مخلوقات کے احوال بیان فرما دیے اور ان سب کا ایک مجلس میں بیان فرما دینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔''

امام حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی ''فتح الباری شرح صحیح البخاری'' میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:

دل ذٰلك على انه خبر فى المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات منذابتدأت الى ان تفنى الى انتبعث فشمل ذٰلك الاخبار على المبدأ و المعاش و المعاد و فى تيسير ذٰلك كله فى مجلس واحد من خوارق العادة امر عظيم۔

''یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے ایک مجلس میں تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت شروع ہوئی جب تک فنا ہوگی، جب اٹھائی جائے گی سب بیان فرمادیئے تو یہ بیانِ اقدس شروع آفرینش دنیا و محشر سب کو محیط ہے اوران سب کا ایک مجلس میں بیان فرمادینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔''

امام احمد قسطلانی ''ارشاد الساری شرح صحیح البخاری'' اورعلامہ طیبی ''شرح مشکوۃ'' میں اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

اى اخبرنا مبتدء ها من بدء الخلق حتى انتهى الى دخول اهل الجنة دل ذلك على انه صلى الله تعالى عليه و على آله وسلم اخبر بجميع احوال المخلوقات هو ابتدات الى ان تفنى الى ان ثبعث و هٰذا من خوارق العادة ففيه تيسير القول الكثير فى الزمن القليل۔

یعنی ''حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے تمام مخلوقات کے احوال جب سے خلقت پیدا ہوئی جب تک فنا ہوگی پھر زندہ کی جائے گی سب بیان فرمادیئے اور یہ معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے لیے اتنا کثیر کلام اتنے قلیل زمانہ میں آسان

فرمادیا۔" وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

اب مسئلہ علم غیب بحمدہٖ تعالیٰ صاف ہوگیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب دانائے غیوب دافع البلایا و الکروب شافع الخطایا و الذنوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کوعرش سے تحت الثریٰ تک ابتدائے آفرینش سے دخولِ جنت ونار تک ذرے ذرے، قطرے قطرے، پتے پتے کا علم عطا فرمادیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے اس کا اعلان بھی فرمادیا کہ مجھے جمیع احوالِ مخلوقات کا تفصیلاً علم بعطائے الٰہی حاصل ہے اور درحقیقت اگر ایمان کی پوچھو تو یہ علم بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے دفاترِ علوم سے ایک سطر اور بحارِ معلومات سے ایک قطرہ ہے۔ چنانچہ امام احمد بوصیری "قصیدہ بردہ شریف" میں فرماتے ہیں:

فان من جودك الدنيا و ضرتها — و من علومك علم اللوح و القلم

یعنی: "یارسول اللہ! دنیا اور دنیا کے سوتِ آخرت دونوں حضور کی بخشش کا ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم حضور کے علم کا ایک جز ہے۔"

وہابیو! دیوبندیو! مُلّا علی قاری حنفی رحمة الله تعالیٰ علیہ اس شعر کی شرح میں تم پر قیامتِ کبریٰ نازل فرماتے ہیں۔ (آنکھیں میچ لو کہیں ظاہری بھی نہ جاتی رہیں اور ہیے کیار (یعنی ظاہری وباطنی طور پر) دونوں سے گنگوہی[1] (یعنی اندھے) ہوجاؤ) فرماتے ہیں:

و علمها انما يكون سطرا من سطور علمه و نهرا من بحور علمه۔ ثم مع هذا هو من بركة وجوده صلى الله تعالیٰ علیه و علی آله وسلم۔

یعنی "لوح قلم کا تمام علم (جس میں ما کان و ما یکون کا علم بالتفصیل مندرج ہے) تو حضور کے مکتوباتِ علم سے ایک سطر اور اس

(۱) اس فقرہ میں رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب کے ظاہری آنکھوں سے اندھے ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ بصیرت کے ساتھ ساتھ آخری عمر میں بصارت سے بھی محروم ہوگئے تھے۔

کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ تمام ما کان و ما یکون وعلومِ خمس و جملہ مکتوباتِ قلم و مکتوباتِ لوحِ محفوظ کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علمِ اقدس کا ایک ٹکڑا ہے اور حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کا علم اس سے بدرجہا زائد ہے۔

دیوبندیو! اس پر کفر کا فتویٰ ذرا ہوش میں آ کر صادر کرنا اس بھاری پتھر کے نیچے اشرفعلی تھانوی بھی دبا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ''نشر الطیب۔'' ہاں ہاں علومِ خمس کے متعلق صرف ایک ثبوت سنتے جاؤ کہ مسلمانوں کا کیا ایمان ہے اور خدا توفیق دے تو طواغیتِ دیوبندیہ کی ذَنَبِ ناپاک چھوڑ کر قدمِ مصطفی علیہ و علیٰ آلہ التحیۃ و الثنا پر جھکو اور عزت وعظمت نبی کریم علیہ و علیٰ آلہ و الصلوٰۃ و التسلیم پر ایمان لاؤ۔ ہاں ہاں سنو! اور اپنی قسمت کو رووٴ حافظ الحدیث علامہ احمد بن مبارک سجلماسی کتاب ''الابریز شریف'' صفحہ ۲۹۶ ر میں غوث الزماں سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم۔

لا یخفی علیه شی من الخمس المذکور فی الآیة الشریفة (وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ) و کیف یخفی علیه ذٰلك و الاقطاب السبعة من امته الشریفة یعلمونها و هم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف سید الاولین و الآخرین الذی هو سبب کل شیء و منه کل شیء۔

یعنی ''قیامت کب آئے گی مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے۔ کل کیا ہوگا فلاں کہاں مرے گا۔ یہ پانچوں

غیب جو آیتِ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم پر مخفی نہیں اور کیوں کر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ رہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب (بدلائے سبعہ) ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے پھر غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں، پچھلوں سارے جہاں کے سردار اور ہر چیز کے سبب اور ہر شے انہیں سے ہے۔" صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو علم غیب کب حاصل ہوا؟

اب اگر کوئی بات باقی رہ جاتی ہے تو یہ کہ یہ علوم حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو کب حاصل ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مطابق ارشاداتِ قرآنیہ وآیاتِ ربانیہ:

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (پارہ:۷، سورۂ انعام، آیت:۳۸) مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ (پارہ: ۱۳، سورۂ یوسف، آیت: ۱۱۱) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پارہ:۱۶، سورۂ نحل، آیت:۸۹) وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ (پارہ:۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱۲)

جتنا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا رہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو اسی قرآنِ کریم کے ذریعہ سے بعطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوتا رہا اور جب

قرآن حکیم مکمل نازل ہو گیا تو تمام ما کان و ما یکون کا علم تفصیلی محیط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو بذریعہ قرآن عظیم بعطائے رب کریم جل سلطانہ القدیم مکمل طور پر حاصل ہو گیا۔ چنانچہ تفسیر ''صاوی'' میں ہے:

والذی یجب الایمان بہ ان رسول اللہ لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمہ اللہ بجمیع المغیبات التی تحصیل فی الدنیا والآخرۃ فھو یعلمھا کما ھی عین یقین لما ورفعت لی الدنیا فانا انظر فیھا کما انظر الی کفی ھذہ و ورد انہ اطلع علی الجنۃ وما فیھا وغیر ذلک مما تواترت بہ الاخبار ولکن امر بکتمان البعض۔

یعنی: ''اس پر ایمان ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو دنیا و آخرت کے تمام غیبوں کا علم عطا فرما دیا پس حضور دنیا و آخرت کی تمام چیزوں کو عین یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔ اس لیے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ میرے لیے دنیا اٹھائی گئی تو میں دنیا کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو اور حدیث میں وارد ہوا کہ حضور جنت اور جنت کی تمام چیزوں اور اس کے علاوہ اور چیزوں پر کہ جن پر اخبار متواتر ہیں مطلع فرمائے گئے لیکن حضور کو بعض علمِ غیب چھپانے کا حکم تھا۔''

اب بحمدہٖ تعالیٰ کیسے نصوصِ صریحہ قطعیہ قرآنیہ سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن حبیب الرحمان سید الانس والجان علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکمان کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات، جمیع مخلوقات، جملہ ما کان و ما یکون الی یوم القیامہ سارے مندرجات لوح محفوظ

کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہیں رہا اور جبکہ یہ علم قرآن عظیم کے تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ (پارہ:۱۶،سورۂ نحل،آیت:۸۹) ہونے، نے دیا اور ظاہر ہے کہ یہ صفت کسی خاص آیت یا سورت کی نہیں بلکہ سارے قرآنِ عظیم کی ہے تو نزولِ جمیع قرآن سے پہلے اگر بعض انبیاء علیھم الصلوٰۃ و السلام کی نسبت ارشاد ہو:

لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ ؕ یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ ؕ (پارہ:۱۰،سورۂ انفال،آیت:۶۰) تو ہرگز ان آیات کے منافی نہیں اور احاطۂ علمِ مصطفوی کے منافی نہیں اور اب الحمد للہ رب العٰلمین دیو کے بندے عقیدے کے گندے جس قدر قصے، جس قدر روایات واخبار وحکایات علمِ عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم گھٹانے کو آیاتِ قرآنیہ کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں۔ سب کا جواب دہن دوز فتن سوز، انہیں دو فقروں میں ہو گیا کہ ان قصص وواقعات کی تاریخ معلوم ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علم غیب کی نفی پر دلیل بنا کر پیش کرنا کھلی جہالت ہے کیونکہ جب تاریخ ہی معلوم نہیں تو ان واقعات کا سارے قرآن عظیم کے نازل ہو جانے سے پہلے کا ہونا صاف معقول اور اگر کہو کہ تاریخ معلوم ہے تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں (۱) وہ تاریخ تمام قرآن عظیم کے نازل ہونے سے پہلے کی ہے (۲) یا بعد کی۔ اگر وہ تاریخ تمامی نزولِ قرآن سے پہلے کی ہے تو مقام سے محض بے گانہ اور اس سے علمِ غیب کی نفی پر استدلال کرنے والا نہ صرف جاہل بلکہ نرا احمق اور دیوانہ۔ اور اگر بعد کی ہے تو مدعائے مخالف میں نصِ صریح نہ ہو تو اس سے استناد محض خرط القتاد (ناممکن) غرض مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں اور ان آیات کے خلاف پر ایک دلیل بھی جو صحیح وصریح وقطعی الافادہ ہو ہرگز نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرضِ غلط تسلیم ہی کر لیں تو ایک یہی جواب جامع اور عروق دشمنانِ مصطفیٰ کا قاطع اور ان کے سارے امراضِ قلبیہ ودلائلِ واہیہ کے لیے شافی وکافی کہ عموم آیاتِ قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبارِ آحاد روایات وحکایات سے استناد محض نادانی وہرزہ

زبانی اس مقصد پر اپنے علمائے اہلسنت کی کتابوں اور ان کی تصریحات سے احتجاج کروں۔اس سے بہتر یہی ہے کہ خود دیوبندیوں کے گنگوہی پیشوا کی شہادت پیش کروں۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوصِ قطعیۂ قرآنِ عظیم کے خلاف پر احادیثِ احاد کا سنا جانا بالائے طاق یہ گنگوہی صاف تصریح کرتا ہے کہ یہاں خبرِ واحد سے استدلال بھی جائز نہیں نہ اصلاً اس پر التفات ہو سکے۔اسی ''براہین قاطعہ'' لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علمِ غیب کی مہمل ومختل تقریر میں اپنے اور اپنے اذناب کے پاؤں پر تیشہ زنی کو یوں کہتا ہے۔ ''عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں بلکہ قطعی ہیں۔قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبرِ واحد بھی یہاں مفید نہیں۔لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔'' (براہین گنگوہیہ صفحہ ۵۱) (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵، مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی) ''نصِ عام کو قیاس سے خاص کرنا شیطان کا کام ہے اور اس نے قیاس سے اپنے تئیں خاص کیا اور ملعونی ہوا۔'' (تقویۃ الایمان مطبوعہ علیمی دہلی صفحہ ۲۳۶)

الحمد للہ مناظرہ تو انہیں دو حرفوں میں ختم ہو گیا۔ ہاں تمام دیوبندیوں وہابیوں، غیر مقلدوں کو دعوت عام ہے۔ فَأَجْمِعُوٓا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ (سورۂ یونس، آیت:۷۱) بڑے چھوٹے چنگی پوٹے سارے کے سارے اکٹھے ہو کر صرف ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یا کم از کم مشہور یقینی الافادہ چھانٹ کر لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ سارے قرآن عظیم کے نازل ہونے کے بعد بھی اشیاء مذکورہ ماکان و ما یکون سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم پر مخفی ہوا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا۔ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا (سورۂ بقرہ، آیت: ۲۴) فاعلموا ... اَنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ (سورۂ یوسف، آیت: ۵۲) ''اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو

خوب جان لو کہ دغابازوں کے مکر کو اللہ راہ نہیں دیتا۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

امامِ اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت صاحب حجت قاہرہ موئد ملتِ طاہرہ وسیدنا ومولانا عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ وہ افاداتِ ظاہرہ وسوالاتِ قاہرہ ہیں جو ۱۳۱۸ھ میں برقِ خاطف کی طرح نازل فرمائے جس کی ایمان افروز شیطان سوز تجلیوں سے دیابنۂ ملاعنہ زندہ در گور ہو گئے اور اسی تجلی کی تابشوں کی تاب نہ لاکر گنگوہی ہیے کپار دونوں سے گنگوہی ہو گیا۔ اب بھی اگر وہابیوں دیوبندیوں میں دم خم ہے تو مجددِ اعظم فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلامانِ بارگاہ کی طرف سے وہی اعلانِ عام ہے کہ کم از کم اسی فتوے کا مدلل جواب دیں جو بہت ہی مختصر اور ناتمام ہے لیکن دیابنۂ مرتدین پر بعون اللہ الواحد القہار محمدی سلاح خانہ کا خنجر خون آشام ہے۔ والحمد للہ الملک العزیز العلام فقیر غفرلہ القدیر کے مذکورہ بالا بیان سے کسی مریض دل کو یہ وہم نہ ہو جائے اور کہنا نہ شروع کرے کہ دیکھو دیکھو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علم کو خدا کے علم کے برابر کہہ دیا۔ لہٰذا اس کا جواب سن لینا اشد ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے علم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ نسبت بھی نہیں ہے جو ایک قطرے کے کروڑویں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ساتھ ہے کیونکہ یہ دونوں متناہی ہیں اور علمِ نبوی بھی متناہی اور علمِ الٰہی غیر متناہی اور متناہی کو غیر متناہی بالفعل کے ساتھ کوئی نسبت ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ علامہ خفاجی "حواشی بیضاوی" میں طیبی سے نقل فرماتے ہیں۔

ان معلومات اللہ تعالیٰ لانہا بہ لہا و غیب السماوات و الارض و ما یبذونہ و ما یکتمونہ قطرۃ منہا۔

"بے شک معلوماتِ الٰہیہ کی کوئی انتہا نہیں اور آسمانوں اور زمین کا

غیب اور جو کچھ ظاہر کریں اور جو کچھ چھپائیں یہ سب معلوماتِ الٰہیہ میں سے ایک قطرہ ہے۔"

علمِ نبوی اگر چہ متناہی ہے لیکن اپنے معلومات کے اعتبار سے ایسا وسیع ہے کہ تمام ما کان و ما یکون کے جملہ تفصیلی معلومات کو محیط ہے اور یہ علم ماننا اس حد کی قطعیت کو نہیں پہنچتا کہ اس کا انکار کفر ہو لیکن اس کا منکر گمراہ اور اہلسنت سے خارج ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کیوں کہ ہمارے اس زمانے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کے لیے جملہ ما کان و ما یکون کے اس محیط تفصیلی علم غیب کے منکر نہیں مگر مریضانِ قلب وہابیہ مبتدعین و العیاذ باللہ تعالیٰ رب العٰلمین بالجملہ ان تصریحاتِ قرآنِ عظیم کے علاوہ اور کثیر آیاتِ کریمہ شاہد کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سید المطلعین علی الغیوب ہیں اس کا جو شخص انکار کرے اور کہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب پر مطلع نہیں فرمایا اور قطعاً علومِ غیبیہ پر اطلاع سے انکار کرے وہ قرآنِ عظیم کا انکار کر کے مرتد ہو گیا۔ اس سے میل جول، سلام کلام حرام ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور عرش سے تحت الثریٰ تک ابتدائے آفرینش سے دخولِ جنت و نار تک کا علم جو چار حدوں کے اندر گھرا ہوا ہے۔ تصریحات احادیث و اجماع علمائے اہلسنت سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو ان چاروں کے اندر کا محدود علم عطا فرمایا گیا۔ اس کا منکر، اہل سنت سے خارج ہے اور یہ کہا کہ اتنا ہی علم خدا کا ہے۔ خدا کے علم کو محدود ماننا ہے جو صریح کفر و ارتداد ہے۔ دیابنہ ملاعنہ نے خدا کا علم محدود ماننے کے علاوہ سیکڑوں کفریات بکے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی توہینیں کیں۔ جس کی وجہ سے علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ بلکہ عرب و عجم کے جمیع علمائے اہلسنت نے ان پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا ملاحظہ ہو۔

"حُسام الحرمین علی منحر الکفر و المین" و

"الصوارم الھندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ"

و الحمد للہ رب البریہ و اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم۔

کتبہ: الفقیر ابو الطاھر محمد طیب القادری البرکاتی الرضوی الداناپوری غفرلہ ذنبہ المعنوی و الصوری۔ صدر المدرسین مدرسہ دستگیریہ ومفتی مرکزی انجمن تبلیغِ صداقت، رحمت منزل چھاچھ محلہ بمبئی نمبر ۳۔

تصدیقات مبارکہ

۱۔ الجواب صحیح و صواب المجیب نجیح و مثاب و المنکر فضیح یستحق اسوءُ العذاب و اشد العقاب و الی اللہ المرجع الماب و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا و مالکنا محمد ن النبی الامی الکریم الاواب و آلہ و صحبہ خیر اٰل و اصحاب و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الی یوم الحساب۔

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ محلہ بھورے خاں، پیلی بھیت۔

۲۔ الجواب صحیح و صواب و المجیب اللبیب مصیب و مثاب

فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔

۳۔ الجواب صحیح الراقم فقیر محمد عنایت اللہ سگ درگاہ عالیہ رضویہ حامدیہ۔ قادریہ، نوریہ، برکاتیہ بریلی شریف، مدرس مدرسۂ اہلسنت وخطیب جامع شریف پورہ امرتسر۔

۴۔ ماحررہ مولانا ابو الطاھر محمد طیب فھو الحق و الصواب و من خالفہ مستحق للعذاب و اللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ فقیر عبد

المرتضیٰ سید محمد شمس الضحیٰ غفرلہٗ عظیم آبادی حال مقیم سرائے سلطان لاہور۔

۵- الجواب صحیح المجیب نجیع۔ احقر عبدالنبی الکریم سید احمد علی شاہ شمیم خطیب جامع مسجد فیض باغ، لاہور۔

۶- ذلك كذلك والی مصدق لذلك احقر محمد حسین مدرس دار العلوم حزب الاحناف ہند، لاہور۔

۷- الجواب صواب المجیب مثاب۔ سید محمود احمد غفرلہ خطیب جامع مسجد ریلوے ہیڈ آفس، لاہور۔

۸- الجواب صحیح خاکپائے اہل اللہ، غلام ربانی خطیب جامع مسجد۔ گورداسپور۔

۹- الجواب صحیح۔ محمد حسین غفرلہٗ۔

۱۰- ۷۸۶ / ۹۲، اللھم لك الحمد یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ تصنیف لطیف صاحبنا المکرم اخی فی اللہ ذی الفضل و الجاہ حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی ابوالطاہر محمد طیب صاحب قادری برکاتی رضوی داناپوری حماہ اللہ و وقاہ و زاد فی مدارج الکمال مرتقاہ فقیر کی نظر سے گزرا میں نے اسے باوصف جمال اجمال بقدر کافی کمال اکمال سے مزین پایا حق سبحانہٗ نے اس زمانۂ فتن و محن میں جو مصنف کو توفیق حمایتِ دین و نکایتِ مفسدین عطا فرمائی اس پر حمدِ الٰہی بجالایا۔ الحمد لرب البرایا و اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم۔

کتبہ: محمد وجیہ الدین السنی الحنفی القادری الرضوی الضیائی الامانی الغازی پوری غفرلہ ولوالدیہ المولی القوی۔ ثم پیلی بھیتی۔

نبی کے معنی کی ایک نفیس تحقیق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' مصنفہ مجدد مِأۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ نے ترجمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط (پارہ:۲۲، سورۂ احزاب، آیت:۵۶) میں نبی کے معنی ''غیب بتانے والے نبی'' غلط کیا ہے میں اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ آپ اس کا جواب بمع ثبوت حدیثِ لغت معانی کے تحریر فرمائیں کہ یہ معنی غیب بتانے والا نبی صحیح ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی (حضرت مولانا مولوی پیر سید حمید گل شاہ صاحب زید مجدھم العالی) بمقام وڈاکخانہ شاہدرہ باغ ضلع شیخوپورہ۔

الجواب وھو الملھم للصدق و الصواب اللھم ارنا الحق حقا و ارقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه۔ حضور پُرنور سیدی و سندی ومستندی اعلیٰ حضرتِ امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت صاحبِ حجتِ قاہرہ مویدِ ملتِ طاہرہ حضرت مولانا مولوی قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے نبی کا ترجمہ ''غیب بتانے والا'' فرمایا یہ قطعاً یقیناً حق ہے۔ قرآن پاک واحادیث صاحبِ لولاك کا بھی یہی مفہوم ہے اور یہی عقیدہ صحابہ و تابعین وائمۂ متقدمین وعلمائے کاملین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا بھی ہے۔ ''شفا شریف'' مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۶۰ر پر امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علامہ خفاجی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ اس کی شرح ''نسیم الریاض'' جلد ثانی صفحہ ۴۸۶، ۴۸۶ر مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں:

(النبوۃ فی اللغة من الھمزۃ ماخوذ من النبأ و ھو الخبر) لانبائه و اخبارہ عن اللّٰہ تعالیٰ (و المعنی اِنَّ

الله اطلعه علی غیبه) ای اعلمه و اخبره مغیباته (و اعلمه انه نبیه فیکون نبیا منباءً) ای یکون من اطلعه و اعلمه (فهو فعیل بمعنی مفعول او یکون) معناه (مخبرا) بکسر الباء اسم فاعلْ (عما بعثه الله به و منبأ عما اطلعه الله علیه) من علمه و مغیباته فهو (فعیل بمعنی فاعل)

یعنی ''نبوت کا وہ لفظ جسے اہلِ عرب نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے نبأ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ''خبر'' ہیں۔ اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے من جانب اللہ خبریں دیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا اور اپنے غیبوں پر مطلع فرمایا اور بتادیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اس صورت میں نبی کے معنی منباء ہوئے کہ نبی بروزنِ فعیل بمعنی مفعول ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم ایسی ذات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیب پر مطلع فرمایا۔ یا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم ان باتوں کی خبر دینے والے ہیں جن کے ساتھ مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے غیبوں میں سے ان علوم و مغیبات کو بتانے والے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو مطلع فرمایا۔''

خلاصہ یہ کہ نبی کالفظ نبا سے مشتق ہے جو فعیل کے وزن پر ہے اور فعیل کا وزن فاعل ومفعول دونوں کے لیے آتا ہے تو اب اگر نبی کو بمعنی مفعول لیا جائے تو یہ معنیٰ ہوتے ہیں کہ ''وہ ذات جسے غیب کا علمِ یقینی دیا گیا'' اگر شخص مذکور فی السوال اسے تسلیم کرلے تو ہمارا مقصود حاصل ہے اور اگر وہ اسے نہیں مانتا تو اسے ماننا پڑے گا کہ نبی بمعنی فاعل ہے اب نبی کے معنی منبئ ہوئے جس کے معنی ''غیب کا علم یقینی بتانے والے'' اس تقدیر پر ہمارا مقصد بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوتا ہے کیونکہ غیب کی خبر دوسروں کو وہی دے سکتا ہے جسے خود غیب کا علم ہو ورنہ بغیر علم غیب کے غیب کی تعلیم کیونکر مقصود ہوسکتی ہے۔ بہر حال نبی کے یہ معنی ہیں کہ غیب کا علم رکھنے والا اور دونوں صورتوں میں وہابیوں، دیوبندیوں کی موت ہے کیونکہ اگر اسے تسلیم کرتا ہے تو اپنے ہی فتوے سے نبی کے لیے علمِ غیب مان کر کافر ہوتا ہے اور اگر یہ معنی تسلیم نہیں کرتا تو اس سے نبی کی نبوت کا انکار لازم آئے گا جو صریح کفر ہے۔ ''شفا شریف'' مطبوعہ مصر جلد اوّل صفحہ ۱۶۱ر میں ہے: النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب یعنی ''نبوت کے معنی ہی غیب پر مطلع ہونا ہے'' ''شرح ہمزیہ'' مطبوعہ مصر صفحہ ۷ر میں علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

> نبی فعیل بمعنی فاعل اور مفعول من النباء بھمزۃ و قد لا یھمز تخفیفا و ھو الخبر لانہ مخبرا او مخبرا عن اللہ تعالٰی۔
>
> ''نبی فعیل کے وزن پر ہے اور فعیل کا وزن دو معنوں کے لیے آتا ہے فاعل یا مفعول تو نبی نبأ سے فاعل ہوگا یا مفعول۔ اس میں ہمزہ لگتا ہے اور کبھی تخفیفاً نہیں لگتا اور نبأ کے معنی خبر ہیں۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو نبی اس لیے کہا گیا ہے کہ حضور منؐ جانب اللہ خبر رکھنے والے ہیں یا خبر دینے والے۔''

''مفردات امام راغب'' میں ہے:

النبأ خبر ذو فائدة عظيمة يحصل به علم اوغلبه ظن فلا يقال له بناء حتى يتضمن هذه الاشياء الثلثة ويكون صادقا فالخبر اعم منه۔

''نباء کے معنی ایسی خبر ہے جو عظیم فائدے والی ہو کہ اس کے ذریعہ سے علم یقینی یا ظنِ غالب حاصل ہو تو جب تک ان اشیائے ثلٰثہ پر مشتمل نہ ہو نباء نہیں کہا جائے گا اور یہ کہ سچا بھی ہو تو اب نبأ اور خبر میں عام خاص مطلق کی نسبت ہوگی۔ نبأ اخص اور خبر اعم ہے کہ نبأ کے ضمن میں خبر پائی جاتی ہے اور خبر کے ضمن میں نبأ نہیں پائی جاتی کہ خبر میں کذب کا احتمال ہوتا ہے اور نبأ میں کذب کا احتمال نہیں ہوتا۔''

امامِ اہلسنت حضرت علامہ ابوالحسن ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''الروضۃ البھیہ'' مطبوعہ حیدر آباد دکن صفحہ ۱۵ ر میں فرماتے ہیں:

النبی فعیل من النباء (بمعنی) الخبر و النبی یخبر من الامور الغیبیه ما فیها و آتیها قال الله تعالیٰ حکایة عن عیسیٰ علیه الصلوٰة و السلام: و انبئکم بما تأ کلون و ما تدخرون۔

یعنی ''نبی فعیل کے وزن پر نبأ بمعنی خبر سے ماخوذ ہے اور نبی امورِ غیبیہ کی خبر دیتے ہیں خواہ وہ امورِ گذشتہ ہوں یا آئندہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی حکایت کرتا ہوا فرماتا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم جمع کرتے ہو۔''

ماننے والوں کے لیے یہ چند سطریں کافی ہیں اور منکر و معاند کے لیے دفتر بھی

ناکافی واللہ و رسولہٗ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہٖ وسلم۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب صدیقی قادری برکاتی غفرلہٗ ذنبہ الماضی و الآتی صدر المدرسین مدرسہ دستگیریہ و مفتی مرکزی انجمن تبلیغ صداقت ہند، رحمت منزل، چھاچھ محلہ، بمبئی ۳۔



اقوالِ طیب

از افادات: حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ دانا پوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام ایم، پی۔

۱۔ ہم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی راہ پر چلنے کے تفصیلی احکام معلوم کرنے کے لیے علمائے دین وائمۂ مجتہدین کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور ان کے بتائے ہوئے مطالبِ قرآن و حدیث پر ہمارا عمل کرنا خدا اور رسول ہی کی راہ پر چلنا ہے۔

۲۔ جس بدمذہب نے سر اٹھایا اگر اس پر سختی نہ کی جاتی تو مذہبِ اہل سنت کو صریح نقصان پہنچتا۔

۳۔ اگر غیر مقلدوں کا سختی کے ساتھ رد نہ کیا جاتا تو عوام اہل اسلام قرآن وحدیث کے نام سے سخت دھوکے میں پڑ جاتے۔

۴۔ اگر قادیانیوں کے رد میں سختی نہ کی جاتی تو ہندو پاک کے کلمہ گویوں کی اکثریت دجال قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کلمہ پڑھتی نظر آتی۔

۵- اگر بدمذہبوں بے دینوں کو مخاطب بنا کر ان کے اقوالِ کفر و ضلال کا رد و ابطال اور اعلان نہ ہوتا تو وہ چھپی آگ کی طرح چپکے ہی چپکے پھونکتے رہتے۔

٦- جو شخص کسی بدمذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حلاوت سلب کر لے گا اور جو شخص کسی بدمذہب کا دوست بنے گا اللہ تعالیٰ اس کے قلب سے ایمان کا نور نکال دے گا۔

۷- حق گوئی سے بلاوجہ خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ اسی بنا پر ائمۂ دین اور علمائے اسلام نے بذریعہ لسان و بیان احقاقِ حق و ابطالِ باطل میں ہمیشہ بلیغ کوشش فرمائی۔

۸- درحقیقت ایمان ہی چشمِ بصیرت کا وہ کاجل ہے کہ جس کے بغیر دل کی آنکھ قطعاً اندھی ہے۔

۹- پیر کہلانے والا مسلمانوں کے سامنے صوفیت کے لباس میں آنے والا اگر مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف اور شریعتِ مطہرہ کا مخالف ہو تو وہ ہرگز نہ تو صوفی ہے نہ پیر وہ ولی اللہ نہیں بلکہ ولی الشیطان ہے۔

۱۰- جس کو علوم و معارف میں کامل دستگاہ نہ ہو گی وہ بدمذہبوں کی صحبت سے ان کا ہم خیال ہو جائے گا لہٰذا اس کو مطلقاً ان کے پاس بیٹھنا ممنوع و ناجائز ہے۔

۱۱- جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہوا اس کی صحبت کا ضرر رکھلے ہوئے کافر کی صحبت کی ضرر سے بڑھ کر ہے۔

۱۲- درحقیقت صلح کلیت ہی ہر بدمذہبی کی جڑ ہر بے دینی کی بنیاد ہر فتنے کا دروازہ ہے۔ (ماخوذ از تجانب اهل السنة عن اهل الفتنة)

مستخرجہ و مرتبہ
محمد فیض احمد قادری پیلی بھتی

☆☆☆

دو خصوصی خط

محب محترم، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت قاری عبدالرشید صاحب قبلہ

سلام ورحمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مزاج شریف

متعدد کتب ورسائل موصول ہوئے مولیٰ تعالیٰ آپ کی تبلیغی ونشریاتی خدماتِ دینی کو قبول فرمائے اللھم زد فزد۔۔۔ متولیانِ مسجد کا رویہ اماموں سے متعلق ناگفتہ بہ ہے۔اس لیے شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزاحاً فرماتے تھے کہ مسجد کا امام پورے محلے کی بہو کی طرح ہوتا ہے۔سب کی سننا پڑتی ہے۔اس تعلق سے بھی آپ کا اقدام قابلِ تحسین ہے۔اگر نئے رسائل منظرِ عام پر آئیں تو ضرور ارسال فرمائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے احباب ومحبین اور جملہ معاونین کے رزق میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے۔فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں فقط والسلام۔

دعا جو ودعا گو

شفیق احمد شریفی، خادم التدریس والافتاء

دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد (یوپی)

(۲)

مجاہدِ سنیت حضرت قاری محمد عبدالرشید صاحب قادری۔السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

بعد سلام سنت ورحمت امید ہے کہ مزاجِ اقدس بعافیت ہوں گے، اس پُرفتن دور میں آپ دینی لٹریچر شائع کر کے دین وسنیت کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں یہ قابلِ

ستائش اور لائقِ تقلید کارنامہ نیز وقت کی اہم ضرورت ہے۔ (اللہ تعالیٰ بطفیل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم آپ کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے۔) آپ سے کافی عرصہ پہلے جوکھن پور میں ملاقات ہوتی تھی۔ اس ملاقات کی یادیں آج تک میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔ آج کل آپ کہاں قیام فرما ہیں مطلع فرمائیں تاکہ جب بھی بریلی شریف حاضری ہو ملاقات ہو سکے۔ سرزمینِ راجستھان پر سنی تبلیغی جماعت شیرانی آباد وباسنی کے زیر اہتمام دیہی علاقوں میں سیکڑوں جگہ مدارس و مکاتب چل رہے ہیں۔ ان کے لیے آپ کوئی آسان کورس ترتیب دے دیں تو اس کو ہماری جماعت طبع کرواسکتی ہے۔ فقط والسلام

محتاج دعاء

محمد حنیف خاں رضوی القادری شیرانی آباد، راجستھان



دیوبندیوں کی تکفیر کی تصدیق

دیوبندیوں کے زیر اہتمام شائع شدہ

کتاب سے

صمصام المدینہ علی الدیوبندیہ المھینہ

(ذلیل دیوبندیوں پر مدینہ کی تلوار)

مؤلف

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا ابوطاہر محمد طیب داناپوری رحمۃ اللہ علیہ

تخریج وبااہتمام

میثم عباس قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ عُظام اس مسئلہ میں کہ منشی محمد یوسف ایک دیو بندی العقیدہ شخص ہے۔ یہ عوام کو سنت سے برگشتہ کر کے دیو بندیت کی طرف لانے کی کوشش میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے اور لوگوں میں تقویۃ الایمان وفتاویٰ رشیدیہ وحفظ الایمان وبراہین قاطعہ کے گمراہ عقائد کی تبلیغ کیا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ محمد یوسف نے شیخ رحیم کے مکان پر تقریر کے دوران میں کہا تھا۔ اگر ہم بھی عبادت کریں تو رسول اللہ کے درجہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ علم غیب سرکار ابد قرار علیہ التحیۃ والثنا کا سخت منکر ہے۔ صلاۃ وسلام پڑھنے والوں کو بدعتی کہا کرتا ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو چمار سے تشبیہ دیتا ہے اور شیرینی فاتحہ غوث الوری کو نعوذ باللہ سوئر سے زیادہ ناپاک کہتا ہے۔ شخص مذکور باوجود ان کے کفر پر مطلع ہونے کے اشرفعلی تھانوی کو حکیم الامت اور رشید احمد گنگوہی و قاسم نانوتوی کو اپنی تحریر وتقریر میں احترام سے یاد کرتا ہے ان پر دیے گئے فتوے کو معاذ اللہ خان صاحب بریلوی کا فریب کہا کرتا ہے نمونۃً ملاحظہ ہو نقل خط آمدہ از دار الاشاعت سنبھل ضلع مرادآباد تاریخ 2 اپریل 1933ء

"خان صاحب نے جو علمائے دیو بند کے خلاف کفر کا فتویٰ حاصل کیا اس کا جواب الشہاب الثاقب ہے اور اسی میں علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ ہے کہ خان صاحب بریلوی نے ہم کو دھوکہ دے کر کفر کا فتویٰ حاصل کیا ورنہ ہم علمائے دیو بند کو مسلمان ہی جانتے ہیں۔"

ایک خط محمد یوسف نے محمد شفیع مفتی دار العلوم دیو بند کو تاریخ 18 نومبر 1931ء میں اس طرح لکھا ہے۔

"مخالفین دیو بندی وہابی کہہ کر مطعون وبدنام کرتے ہیں چندہ دینے والوں

کے خیالات تبدیل کرتے ہیں طلبہ کو مدرسہ میں بھیجنے سے ممانعت کرتے ہیں اورعوام الناس کو بہکاتے ہیں کہ طلباء کے عقائد خراب ہوں گے۔ واعظین لوگوں کو چکر میں لے کر ان کے ذریعہ رسوا کرتے ہیں، یہاں پر دو ایک آدمیوں نے مولوی احمد رضا خان صاحب کی تصانیف ظفر الاسلام [1] وغیرہ منگا کر بہت فساد مچا رکھا ہے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی و مولانا اشرف علی تھانوی مولانا کفایت اللہ صاحب وغیرہ کو نعوذ باللہ کافر کہتے ہیں یہی الفاظ دوسروں سے کہلوانے کی کوشش کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے استفتاء علمائے دیوبند کے خلاف عرب بھیجا تھا اور وہاں سے کفر کا فتویٰ منگایا تھا جس پر علمائے دیوبند نے اپنے عقائد لکھ کر عرب بھیجا تھا اس پر علمائے عرب نے فتوے کو منسوخ اور اس کی تردید کر دی تھی براہ کرم ان کے متعلق جو فتوے عرب کے علماء و دیگر مقام کے فتوے مدرسہ دار العلوم دیوبند میں موجود ہوں روانہ فرمائیں یا مولانا احمد رضا خان صاحب کے اعتراضات پر جو کچھ کتابیں تصنیف کی گئی ہوں کہ جن کا ہدیہ تین روپے کے اندر ہو روانہ فرمائیں یا صرف کاغذ جواب استفتاء احمد رضا خانصاحب روانہ فرمائیں۔"

دوسرا خط یکم فروری 1932ء میں یوں لکھتا ہے کہ

"اگر کوئی خاص کتاب جو احمد رضا خان صاحب کی تردید میں تصنیف ہوئی ہو اور ایک جلد تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان بذریعہ ریلوے پارسل روانہ فرمائیں۔"

انہیں عقائد خبیثہ کی وجہ سے شخص مذکور محمد یوسف کے خلاف بغرض علیحدگی امام جامع مسجد و قضاءت کے راجہ میٹر کے کچہری میں مورخہ 31-5-9 کو سرغنہ یانِ مسلمانانِ میٹر

1۔ منشی یوسف دیوبندی کی یہ بات درست نہیں کیوں کہ ظفر الاسلام اعلیٰ حضرت کی تالیف نہیں۔ بلکہ اس کے مؤلف مولانا جمیل الرحمن قادری ہیں۔ (میثم قادری)

نے دعویٰ دائر کیا تھا اور انہیں عقائدِ ضالہ کی وجہ سے سرکاری طور پر جامع مسجد میئر کی امامت اور قضاءت سے محمد یوسف کو علیحدہ کیا گیا۔

نوٹ :۔ تمام تحریریں محمد یوسف کی تحریر کردہ ہیں ثبوت کے لئے مدرسہ اسلامیہ عربیہ احسن المدارس میئر میں محفوظ ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ بعد ملاحظہ فرمانے عبارت مذکورہ بالا کے بیان فرمائیں۔ محمد یوسف عقیدتاً مسلمان ہے یا نہیں اور مسلک اہلسنت کے مطابق محمد یوسف کو مسلمان کہنا جائز ہے یا نہیں بینوا توا جروا احقر محی الدین خاں منعمی خطیب جامع مسجد وصدر مدرس احسن المدارس مئیر۔

نوٹ :۔ اِنہیں عقائد کی خرابی کی وجہ سے میئر میں تین جگہ عیدین کی نماز ہو رہی ہے اور مسلمانوں کا شیرزاہ درہم وبرہم ہے۔ نیز آج بھی مدرسہ انوار الاسلام جو کہ منشی محمد یوسف کا قائم کردہ ہے۔ خفیہ طور پر دیوبندیت کی تبلیغ میں مصروف ہے نیز آج بھی مدرسہ مذکور کا مدرس ہے۔ ولا الظالین کی قراءت نماز میں کرتا ہے لہٰذا مودبانہ التماس ہے کہ حضرت مولانا فوری توجہ فرما کر جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

الجواب

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل وارزقنا اجتنابہ۔

سوال میں جس شخص کا نام منشی محمد یوسف بتایا گیا اور اس کی خط کشیدہ عبارتیں پیش کی گئیں ہیں ان سے آفتاب نصف النہار کی طرح واضح کہ شخص مذکور کفریاتِ دیوبندیہ مذکورۂ حفظ الایمان صفحہ 8 وبراہین قاطعہ صفحہ 51 وتحذیر الناس صفحہ 28,14,3 وفتاوی رشیدیہ و تقویۃ الایمان وغیرہ پر اطلاع یقینی رکھنے کے باوجود اشرفعلی تھانوی ورشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھی وقاسم نانوتوی کو کافر و مرتد نہیں کہتا بلکہ ان کفار و مرتدین کو اپنا پیشوا و مقتدا جانتا ہے اور شرعی فتوے یہ ہے کہ

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

ان کے کفریات پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی جو شخص ان کو کافر و مرتد کہنے میں شک کرے وہ کافر ہے ملاحظہ ہو "حُسام الحرمین"

حُسام الحرمین میں درج فتاویٰ وتصدیقات اصلی ہیں حسین احمد مدنی دیوبندی:

تو ان کفار و مرتدین وہابیہ کو اپنا مقتدا و پیشوا سمجھنا تو بدرجہء اولے واقدم کفر ہے لہٰذا شخصِ مذکور بلاشبہ کافر و مرتد ہے بلکہ جو اس کے کفر میں شک وشبہہ کو دخل دے وہ بھی اسی کے مثل کافر و مرتد ہے اور وہابیہ ملاعنہ پر نازل شدہ فتویٰ کفر کو اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا معاذ اللہ فریب کہنا اور اس کے ثبوت میں ٹانڈوی حسین احمد صدرِ دیوبند کی ملعون کتاب "الشہاب الثاقب" پیش کرنا شخصِ مذکور کی انتہائی مکاری وکیادی اور عوام ناواقف مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور ان کو بھی اپنے مثل کافر و مرتد بنانا ہے کیونکہ "الشہاب الثاقب" میں اس کے مصنف شیطان کاذب نے وہابیہ دیوبندیہ کے کفر وارتداد پر مکہء معظمہ اور مدینہ منورہ کے علمائے کرام کے فتوے کی واقعیت کا اقرار کیا ہے ملاحظہ ہو "الشہاب الثاقب" صفحہ 1 میں لکھا ہے۔

"بریلوی کی شان میں جو جو الفاظ علمائے حرمین شریفین نے قبل از واقفیت دو چار روز کی ملاقات میں کہے تھے وہ حسبِ اخلاق کریمانہ ان کی چند مدائح اپنی اپنی تقاریظ میں تحریر کی تھیں یا اشارۃً وکنایۃً خطبوں میں ان کو یا ان کے جعلی مخالفوں کو کچھ کہا تھا ان کا مفصل مجموعہ تمہید میں کر کے دکھایا گیا کہ...... وہ اہل حرمین کے نزدیک اس اعلیٰ درجہ کے بزرگان دین میں سے ہیں اور نہایت لاف گزاف ان کی تعریف میں مارے گئے"۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 2، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً، صفحہ 181، مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 143 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور)

اس عبارت میں اس امر کا صاف اقرار ہے کہ "حُسام الحرمین" شریف میں جس قدر بھی تقریظات وتصدیقات ہیں سب صحیح واصل واقعی ہیں ان میں سے ایک حرف بھی علمائے کرام حرمین طیبین پر ہرگز افتراءنہیں پھر صفحہ 2 پر لکھا ہے۔

"دوسرے روز مجدد صاحب نے اپنے صاحبزادے کو مفتی صاحب کے مکان پر بھیجا اور بہت کچھ عاجزی وغیرہ کرنے کے بعد مفتی صاحب نے پھر اس تقریظ پر اپنی مہر کردی اور فرمایا کہ چونکہ میں نے اپنی تقریظ میں شرط لگادی ہے اس لئے تم کو میری تحریر ہرگز نفع نہ دے گی۔"

(الشہاب الثاقب صفحہ 3، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 182، مطبوعہ دارالکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 144 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور)

اس عبارت میں بھی صاف اقرار ہے کہ مفتی برزنجی صاحب کی تقریظ بھی جو "حُسام الحرمین" شریف پر ہے اصل اور واقعی اور حقیقتہً انہیں کی ہے۔ باقی رہی تقریظ میں شرط اس کی حالت بھی اسی کتاب کے ص 33 پر خود ہی ظاہر کرتا ہے ملاحظہ ہو لکھتا ہے۔

"بالآخر اس کی عاجزی اور تذلل پر شرما کر (مفتی برزنجی نے) یہ فرمایا کہ خیر پھر مہر کئے دیتا ہوں۔ مگر اس بات کو جان لینا کہ یہ مہر تم کو نفع دینے والی نہیں کیونکہ میں نے شرط لگادی ہے کہ اگر ان لوگوں (یعنی دیوبندیوں) کا یہی عقیدہ ہے جو اس نے ذکر کیا ہے تو البتہ یہ حکم ہے۔"

(الشہاب الثاقب صفحہ 31، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 210، مطبوعہ دارالکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 173 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور)

اس عبارت میں پھر صاف صاف اقرار ہے کہ علامہ برزنجی کی تقریظ جو "حُسام الحرمین" شریف پر ہے وہ از اول تا آخر انہیں کی ہے اس میں کا ایک حرف بھی ان پر ہرگز تہمت نہیں

بہتان وافترا نہیں۔

دیوبندی علماء کے شبہ کا مدلل رد:

پھر اب وہ تقریظ ''حُسام الحرمین'' شریفین میں ملاحظہ ہو صفحہ 124 سے صفحہ 137 تک اس میں تحذیر الناس نانوتوی و براہین قاطعہ گنگوہی وانبیٹھی وحفظ الایمان تھانوی کی اصل عبارت کفریہ ہی نقل فرمائی ہیں ان کا وہ مطلب ومفہوم بھی تو نقل نہیں فرمایا جن میں وہ عبارات عبارت النص ہیں جو ''حُسام الحرمین'' شریف میں تحریر فرمایا گیا ہے جس پر دربھنگی و سنبھلی یوں کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ تکفیر ان مطالب ومفاہیم پر ہے ان عبارات پر نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی دیابنہ ملاعنہ کا دجل وفریب ہے کوئی دیوبندی قیامت تک ہرگز ثبوت نہیں دے سکتا کہ ان عبارات کے ان مطالب ومفاہیم کے سوا کچھ اور معنی بھی ہو سکتے ہیں پھر اگر ایسا تھا تو حضرات علمائے کرام حرمین طیبین فرما دیتے کہ ان عبارات کے یہ مطالب ومفاہیم ہرگز نہیں لہٰذا تکفیر غلط ہے اگر انہیں علمائے حرمین طیبین سے یوں استفتاء کیا جاتا کہ زید نے تصریح کی ہے کہ سینکڑوں ہزاروں خدا معبود برحق ہیں اور اس کی عبارت یہ ہو کہ لا الہ الا اللہ۔ یہ زید کافر ہے یا نہیں؟ تو علمائے حرمین محترمین جواب میں یہ فرماتے یا نہیں کہ سائل سخت جھوٹا ہے اور مفتری ہے زید اس الزام کفر سے بری ہے سائل نے کفری مضمون کی تصریح کی زید کی طرف جو نسبت کی ہے وہ قطعاً کِذبِ جلی ہے زید کی عبارت لا الہ الا اللہ میں تو خالص توحید الٰہی بھری ہے اور صاف طور پر اس تصریح شرک کا جس کس نسبت سائل نے اس کی طرف کی صریح ردّ وابطال کر رہی ہے پھر اگر ''حُسام الحرمین'' شریفین میں بھی ان مطالب کفریہ کی نسبت صریح ان عبارات تحذیر الناس و براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی طرف ایسی ہوتی تو علمائے حرمین طیبین جواب میں یوں ہی فرماتے یا نہیں کہ ان معانی کفریہ کی نسبت ان عبارات منقولہ کی طرف کذب وافترا ہے۔ ان عبارات تحذیر الناس و براہین قاطعہ وحفظ الایمان سے ان مضامین کفریہ کو کسی طرح کا بھی کچھ تعلق نہیں لہٰذا یہ

اشخاص کافر نہیں۔ لیکن جب ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہوا بلکہ علمائے حرمین طیبین نے ان مضامین کفریہ اوران عباراتِ دیوبندیہ پر نظر فرما کر متفق علیہ فتاوی صادر فرما دیئے کہ

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

''یعنی جو کوئی ان میں سے کسی کی عبارتِ کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک رکھے وہ خود بحکم شریعتِ مطہرہ کافر و مرتد ہے۔''

تو آفتاب نصف النہار سے بھی زائد روشن و آشکارا طور پر ثابت ہوا یا نہیں کہ ان حضرات نے ان عبارت کے مطالب و مفاہیم ان معانی کے سوا کچھ نہیں لیے جو ''حسام الحرمین'' شریف میں تحریر فرمائے گئے ہیں۔ لاجرم تکفیر دیابنہ پر تصدیقات تحریر فرمادیں۔

وللہ الحمد و علی حبیبہ و الہ و صحبہ الصلاۃ و السلام

لیکن علامہ برزنجی نے توسرے سے وہ مطالب و مفاہیم بھی نہیں لکھے بلکہ اصل عبارات نانوتوی و گنگوہی و انبیٹھی و تھانوی مندرجہ تحذیر الناس صفحہ 28,14 و براہین قاطعہ صفحہ 51 وحفظ الایمان صفحہ 8 ہی عربی زبان میں نقل فرما کر انہیں پر فتویٰ تکفیر صادر فرمایا اور صفحہ 34 پر جو شرط لگائی وہ صرف یہ ہے۔

هذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبت عنهم هذه المقالات الشنيعه۔

(حسام الحرمین، عربی، اُردو صفحہ 222، 223 مطبوعہ اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی دروازہ لاہور)

جس کا ترجمہ صفحہ 135 پر ہے۔

''یہ حکم ہے ان فرقوں اوران شخصوں کا اگران سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں۔''

(الشہاب الثاقب صفحہ 37، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً، صفحہ 216، مطبوعہ دارالکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 179 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال

پارک بیگم پورہ لاہور)

ملاحظہ ہو ٹانڈوی شیطان کاذب کی تحریر ''شہاب ثاقب'' صفحہ 39 اور یہ عبارات نانوتوی و گنگوہی وانبیٹھی و تھانوی سے ''تحذیر الناس'' صفحہ 28,14 ''براہین قاطعہ'' صفحہ 51، و''حفظ الایمان'' صفحہ 8 پر قطعاً و یقیناً تواتراً ثابت ہیں تو اب ٹانڈوی کاذب کی اس کیادی و مکاری کے باوجود بھی ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کے طواغیتِ مذکورہ اربعہ یقیناً قطعاً ایسے ہی کافر مرتد ہیں جیسا ''حُسام الحرمین'' شریف میں تحریر فرمایا گیا۔

وللہ الحمد و علی حبیبہ و الہ و صحبہ الصلاۃ و السلام۔

غایۃ المامول کو شائع کروانے والے مولوی منور علی رامپوری کی توثیق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے قلم سے:

اس ٹانڈوی نے اپنی اس تحریر ملعون ''الشہاب الثاقب'' میں مولوی منور علی رامپوری دیوبندی کا نام بہت چمک کر لیا ہے۔ صفحہ 23 پر لکھا۔

''[1]مولانا مولوی منور علی صاحب محدث رامپوری''

(شہاب ثاقب صفحہ 22، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ان رامپوری صاحب نے ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام ''غایۃ المامول'' ہے جسے مولوی منور علی رامپوری دیوبندی نے اپنی تصحیح سے مطبع رامپور میں چھپوا کر شائع کروایا اور جس سے شیطان کاذب ٹانڈوی نے بہت کچھ غلط اور بیجا استدلالات اپنی ناپاک کتاب میں کئے ہیں حتیٰ کہ صفحہ 34 پر ''غایۃ المامول'' کو ''سیفِ حرمین'' بھی لکھا۔

(الشہاب الثاقب صفحہ 32، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ 211، مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 174 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال

1۔ شہاب ثاقب مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور و مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور کے شائع کردہ نسخوں میں مولانا کا لفظ موجود نہیں۔ (میثم قادری)

پارک بیگم پورہ لاہور)

دیوبندیوں کی تکفیران کی شائع کردہ کتاب سے:

اسی ''غایۃ المامول'' کے صفحہ 3 سطر 4 سے سطر 20 تک یہ عبارت ہے۔''

ثم بعد ذالک وردالی المدینة المنوره رجل من علماء الهند یدعی احمد رضا خاں فلما اجتمع بی اخبرنی اولاً بان فی الهند انا سأمن اهل الکفر والضلال منهم غلام احمد القادیانی فانه یدعی مماثلة المسیح والوحی الیه والنبوة ومنهم الفرقة المسماة بالا میریة والفرقة المسماة بالنذیریة۔ والفرقة المسماة بالقاسمیة۔ یدعون انه لو فرض فی زمنه صلی الله علیه وسلم بل لو حدث بعده نبیَ جدید لم یخل ذلک بخاتمیته ومنهم الفرقة الوهابیه الکذابیه اتباع رشید احمد الکنکوهی القائل بعدم تکفیر من یقول بوقوع الکذب من الله تعالیٰ بالفعل۔ و منهم رشید احمد الذی یدعی ثبوت اتساع العلم للشیطان وعدم ثبوته للنبی صلی الله علیه وسلم۔ ومنهم اشرفعلی التانبی القائل ان صح الحکم علی ذات النبی صلی الله علیه وسلم بعلم المغیبات کما یقول به زید نافا لمسؤل عنه انه ماذا ارادا بهذا؟ ابعض الغیوبب ام کلها؟ فان اراد البعض فای خصوصیه فیه لحضرة الرساله فان مثل هذا العلم بالغیب حاصل لزید و عمرو بل لکل صبی و مجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم۔ وانه الف رسالة فی الرد علیهم و ابطال اقوالهم سمّها ''المعتمد المستند'' ثم اطلعنی علی خاصة من تلک الرسالة فیهابیان اقاویلهم المذکورة فقط والرد علیهم علی سبیل الا خصتار و طلب تقریظا و تصدیقا علی

ذالک فکتبنالہ التقریظ و التصدیق المطلوب و حاصل ما کتبنا انہ

ان ثبت عن ھؤلاء تلک المقالات الشنیعۃ فھم اھل کفر و ضلال

لان جمیع ذلک خارق لا جماع الامۃ و اشرنا فی ضمن ذالک الی

بعض الا دلۃ فی ابطال اقاویلھم۔

(الشہاب الثاقب، صفحہ 297 تا 299، طبع 2004ء مطبوعہ دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً صفحہ 266 ,265 مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اہلسنت بلال پارک بیگم پورہ لاہور طبع جون 2009ء)

ترجمہ: یعنی ''پھر اس کے بعد ہندوستان کے علماء میں سے ایک صاحب مدینہ منورہ آئے جن کو احمد رضا کہا جاتا ہے تو جب انہوں نے مجھ سے ملاقات کی مجھ کو پہلے اس بات کی خبر دی کہ ہندوستان میں کچھ لوگ کافر و گمراہ ہیں انہیں میں غلام احمد قادیانی ہے کہ بے شک وہ دعوے کرتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل ہے اور اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اور وہ نبی ہے اور انہیں میں سے فرقہ امیریہ اور فرقہ نذیریہ اور فرقہ قاسمیہ ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہء نبوی میں بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا اور انہیں میں سے فرقہ، وہابیہ کذابیہ ہیں جو اس رشید احمد کے پیرو ہیں جو اس بات کا قائل ہے جو شخص وقوع کذب باری تعالیٰ بالفعل کا قائل ہو اس کو کافر نہیں کہنا چاہیے اور انہیں میں سے رشید احمد ہے جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ اور انہیں میں سے اشرف علی تھانوی ہے جو کہتا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو

اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔"

اور مجھے بتایا کہ انہوں نے ان لوگوں پر رد اور ان کے اقوال کے ابطال میں ایک رسالہ تالیف کیا جس کا نام انہوں نے "المعتمد المستند" رکھا ہے مجھ کو اس رسالے کے ایک خلاصے پر مطلع کیا جس میں صرف ان اقوال کا بیان اور ان لوگوں پر اختصار کے ساتھ رد ہے اور اس پر تصدیق و تقریظ طلب کی تو ہم سے جو تقریظ و تصدیق طلب کی گئی وہ ہم نے لکھ دی اور جو کچھ ہم نے لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

اگر ان لوگوں سے یہ برے اقوال ثابت ہوں تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں کہ یہ باتیں اجماع امت کو توڑنے والی ہیں اور اس کے ضمن میں ان لوگوں کے اقوال کے باطل ہونے کے ثبوت میں بعض دلیلوں کی طرف ہم نے اشارہ کر دیا۔

دیوبندیوں کی طرف سے شائع کردہ غایۃ المامول میں ان کی تکفیر پر تصدیقات و تقریظات لکھنے والے علمائے مدینہ کے نام:

اس رسالے کے آخر میں علامہ عبد القادر توفیق شبلی طرابلیسی و علامہ فالح بن محمد ظاہری و علامہ تاج الدین الیاس و شیخ الدلائل محمد سعید و علامہ سید محمد امین و علامہ سید عبداللہ اسعد و علامہ عباس رضوان و علامہ عمر بن حمدان مالکی و علامہ احمد بن محمد عباسی سناری و علامہ عبدالعزیز وزیر تونسی و علامہ موسیٰ علی شامی ازہری علامہ محمد بن احمد عمری و علامہ مہدی بن احمد و علامہ سید احمد جزائری و علامہ خلیل بن ابراہیم خربوتی سولہ علمائے کرام مدینہ طیبہ کی تصدیقات و تقریظات مع مواہیر شائع کی گئی ہیں تو یہ سترہ علمائے کرام مدینہ طیبہ کا دیابنہ ملاعنہ پر ایک اور مستقل فتوائے کفر ہے جو حسام الحرمین شریف کے علاوہ درحقیقت "صمصام المدینہ علی الدیو بندیہ المھینہ" ہے اور لطف یہ کہ خود دیو بندی وہابی مولوی منور علی رامپوری کا لایا ہوا اسی کا چھپوایا ہوا اور خود حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرسہ دیو بند کا مستند و معتمد ہے۔

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

(پارہ 8، سورہ انعام، آیت 130)

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ

(پارہ 28، سورہ حشر، آیت 2)

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ

(پارہ 21، سورہ احزاب، آیت 25)

والحمد لله الذی العزة والجلال والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم۔

فقیر ابو الطاہر محمد طیب صدیقی قادری رضوی غفرلہٗ مفتی انجمن تبلیغ صداقت رحمت منزل چھاچھ محلہ بمبئی نمبر 3 (الحال مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم پی)

اس مبارک فتوے پر علمائے کرام (ہندوستان) کی تصدیقات:

1: الجواب صواب وعلی من خالف اسوء العقاب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و ﷺ فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ولابویہ واخویہ واحبابہ ربہٗ المولیٰ العزیز القوی 24 ذی الحجۃ الحرام 1371ھ

2: کذلک الجواب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب فقیر ابو المحامد سید محمد غفرلہٗ اشرفی جیلانی (محدث اعظم ہند)

3: الجواب صحیح والمخالف قبیح وفضیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقیر ابو الحسنین آل مصطفیٰ القادری البرکاتی المارہری خادم السجادة العالیہ العلیة البرکاتیہ فی مارہرہ المطہرہ والخطیب فی المسجد الواقع فی کھڑک بمبئی بست وچہارم ذی الحجہ الحرام 1371ھ

4: الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد اجمل غفرلہٗ۔

5: الجواب صحیح فقیر سید عبد الحق قادری حافظی۔

6: الجواب صحیح، فقیر عبدالحفیظ مفتی آگرہ

7: ان ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع واللہ ورسولہ اعلم۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضویہ مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ العزیز القوی خطیب جامع مسجد مدنپورہ بمبئی نمبر 8۔

8: ما احباب الجیب المصیب المستند فھو عندی حق صحیح و مستند معتمد فجزاہ المولی الکریم واعانہ الحبیب الرؤف الرحیم وادام المولیٰ تعالیٰ ظلہ النعیم الفقیر فضل الرسول غلام آسی قادری۔ مدرسہ غوثیہ تاج العلوم ناگپور۔

9: انہ لقولہ فصل وما ھو بالھزل حاجی ابوبکر حاجی احمد ریشم والا قادری برکاتی رضوی غفرلہٗ ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن تبلیغِ صداقت ہند کامبیکر اسٹریٹ رحمت منزل بمبئی نمبر 3۔

10: الجواب صحیح خادم العلماء حاجی علی محمد ولد حاجی محمد دھوراجوی

11: الجواب صحیح۔ محمد حاتم علی اشرفی غفرلہٗ

12: الجواب صحیح۔ سید محمد غضنفر حسین لکھنوی

13: الجواب صحیح۔ چراغ الدین قادری نقشبندی ناسک

14: الجواب صحیح۔ سید محمد نذیر حسین لکھنوی

15: باسمہ سبحانہ الحمد للہ علی ما اجاب بہ مولانا العلام و محترم المقام حیث الی بالحق والصواب ورد علی الوھابیہ الکاذبۃ المسحقۃ للحدو العقاب فھذ الجواب ھو الصواب واللہ تعالیٰ و سیدنا و مولانا ملجنا ماوانا رسولہ المحترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم الفقیر القادری محمد رجب علی القادری الرضوی العزیزی النا نپاروی غفرلہ خادم

المدرسه مصباح العلوم الواقع فی نانپارہ ضلع بہرائچ شریف۔

16: الجواب صحیح فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہٗ مدرس مدرسہ احسن المدراس کانپور

17: الجواب صحیح، فقیر محمد حنیف کان اللہ لہٗ مدرس مدرسہ حنفیہ غوث العلوم چمن گنج کانپور۔

18: الجواب صحیح۔ محمد الیاس دھوبی تالاب بمبئی نمبر 1

19: الجواب صحیح۔ عزیز الحق عفی عنہ

20: الجواب صحیح۔ حافظ حیدر علی۔



فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف دورِ حاضر
کے معروف سارق کتب ''مولوی الیاس گھمن دیوبندی'' کی
(مطالعہ بریلویت سے حرف بہ حرف چوری کردہ)
کتاب ''فرقہ بریلویت'' کا علمی و تحقیقی رد بنام

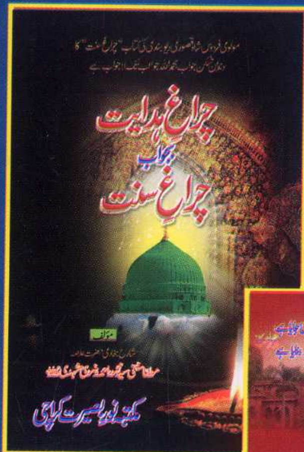
فرقہءِ دیوبندیہ کے اعتراضات

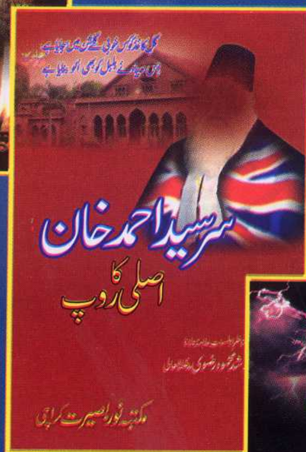
کا

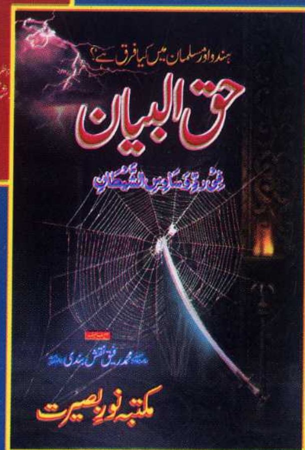
علمی محاسبہ

مؤلف
میثم عباس قادری رضوی

مکتبہ نورِ بصیرت، کراچی


چراغِ ہدایت
بجواب
چراغِ سنت
مکتبہ نورِ بصیرت کراچی


سر سید احمد خان
کا
اصلی روپ
مکتبہ نورِ بصیرت کراچی


ہندو اور مسلمان میں کیا فرق ہے؟
حق البیان
مکتبہ نورِ بصیرت